78

تم خدا اور اس کے رسول کے مناد ہو

(فرمودہ ۳۰- دسمبر ۱۹۳۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

نماز جمعہ کے بعد اکثر دوست چلے جائیں گے اور باقی بھی جو ہیں وہ بھی ایک دو دن میں چلے جائیں گے۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جلسہ سے یہ آخری پیغام لے کر جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ لوگوں کو مناد مقرر کیا گیا ہے اور اگر ڈھنڈورچی اچھی طرح ڈھنڈورہ نہ دے تو وہ کسی اُجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا اس لئے آپ اسی طرح کام کریں جس طرح ایک ڈھنڈورچی کرتا ہے۔ اپنے اہل کو اپنے رشتہ داروں کو، اپنے محلہ والوں کو، گاؤں والوں کو، شہر والوں اور علاقہ والوں کو خدا تعالیٰ کی آواز پہنچائیں اور پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ نہیں معلوم خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کس کے لئے کس وقت کھلیں۔ ہو سکتا ہے کہ جب وہ وقت آئے تمہاری زبان خاموش ہو اور وہ ہدایت سے محروم رہ جائے۔

یہ خیال مت کرو کہ تمہاری زبان میں اثر نہیں۔ ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے جب اثر ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر واقعی زبان میں اثر نہیں ہے تو پھر پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو ہمارے زمانہ سے پہلوں کو نہیں ملا۔ رسول کریم ﷺ کے بعد سے دنیا آج تک اس دن کی منتظر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا وہ نور جس کی نوحؑ سے لے کر محمد ﷺ تک ہر نبی خبر دیتا آیا ہے وہ اب ظاہر ہوا ہے۔ آسمان سے خدا تعالیٰ کا ایک مقدس نازل ہوا۔ دنیا نے اگرچہ اسے نازل ہوتے نہیں دیکھا لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اسی کی طرف سے آیا۔ خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے دنیا نے اگرچہ وہ ہاتھ نہیں دیکھا لیکن خدا نے خود اس کی گواہی دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے

ہاتھ پر ہم نے بیعت کی۔ دنیا نے اگرچہ اسے نہیں دیکھا مگر خدا کہتا ہے کہ وہ میرا ہاتھ ہے۔ لاکھوں کروڑوں بلکہ خبر نہیں کتنے سالوں کے بعد وہ مقدس پیدا ہوا ہے اس نعمت کی دنیا کو خبر دو۔ اور گلی کوچوں میں اس کی منادی کرو اور دیوانہ وار کرو۔ وہ جو آج خدا تعالیٰ کے نام کی منادی کرتا ہے قیامت کے روز اس کے نام کی منادی کردی جائے گی۔ جو آج خدا کے نام کو بلند کرتا ہے' قیامت کے دن اس کا نام بلند کیا جائے گا۔ وہ جو آج لوگوں کو جنت کے لئے بلاتا ہے' قیامت کے روز جنت اسے بخشی جائے گی۔ وہ جو آج لوگوں کو توبہ کے لئے آواز دیتا ہے' قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ تمہارے لئے بخشش ہی بخشش' رحمت ہی رحمت' فضل ہی فضل ہے' برکت ہی برکت۔ خدا نے خود آسمان کو تمہاری تائید کے لئے تیار کیا اور زمین کو تمہاری تائید کا حکم دیا۔ پس جاؤ اور دنیا میں منادی کرو' یہاں تک کہ تمہارے گلے بیٹھ جائیں اور دنیا کے کان تھک جائیں۔ یا تو سب لوگ مان لیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے۔ اگر وہ جنت کے لائق ہیں تو اس میں داخل ہو جائیں۔ اور اگر دوزخ کا ایندھن ہیں تو اس کے اہل بن جائیں۔ مگر یہ وگدا کی حالت یہ درمیانی حالت ٹھیک نہیں۔ کب تک زمین پر خدا تعالیٰ کے مقدس دکھ دیئے جائیں گے۔ کب تک ان کو گالیاں دی جائیں گی۔ کب تک خدا تعالیٰ کی ہستی کو فریب قرار دیا جائے گا۔ یہ دن ختم ہونے چاہئیں۔ اور ختم کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ آج ہی انصار اللہ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا ہے کہ بغیر سوز کے یہ کام نہیں ہو گا۔ محض دلیل سے کام نہیں چل سکتا اس لئے جاؤ اور عشق اور محبت کے ساتھ جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کا پیار تمہارے دلوں میں ہو۔ تم اس نبی کی امت ہو جسے کونے کا پتھر قرار دیا گیا اس لئے تم خدا اور بندہ کے درمیان واسطہ ہو۔ ایک طرف الوہیت اور دوسری طرف انسانیت کی دیواریں ہیں جو شق ہو رہی ہیں۔ انسانیت کی دیوار الوہیت کی دیوار کے ساتھ مل کر ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ تم کونے کا پتھر ہو اور اگر دونوں کے درمیان جو انشقاق ہے اس میں لگ جاؤ تو پھر یہ دونوں آپس میں مل سکتی ہیں۔ ہر نعمت اور برکت جو رسول کریم ﷺ کو دی گئی ہے اس میں تم بھی شامل ہو۔ نبی کی ہر نعمت میں اس کی امت اس کی وارث ہوتی ہے۔ شریک اور حصہ دار ہوتی ہے۔ وہ چشمہ ہوتا ہے اور چشمہ سے ہر پیاسا پانی پیتا ہے۔ بے شک پانی چشمہ کا ہے مگر پینے والے کا بھی ہے۔ بے شک رسول کریم ﷺ وہ کھیت ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا نور اگا۔ نور اس لحاظ سے بے شک اس کھیت کا ہے مگر اس کا بھی ہے جو اس سے فیضان حاصل کرتا ہے۔

پس وہ نعمتیں موجود ہیں اور تم ان میں سے اپنا حصہ حاصل کر سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا حصہ چھینا نہیں جاتا وہ محفوظ ہے جو چاہے لے لے۔ باپ کی وفات پا جانے کے بعد اس کی جائیداد بانٹی جاتی ہے۔ ہاں جو بیٹا کہتا ہے میں اپنا حصہ نہیں لیتا وہ خود محروم رہ جاتا ہے۔ ہمارے روحانی باپ کی دولت ہمارے لئے موجود ہے۔ اور ہر ایک کا حصہ خدا تعالیٰ نے تقسیم کر دیا ہے۔ ہاں جو خود نہ لینا چاہے اس کی مرضی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر کافر و مومن کا ایک گھر جنت میں ہوتا ہے اور ایک دوزخ میں[1]۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ہر شخص کے اندر ایک طاقت ایمان کی اور کفر کی رکھی گئی ہے۔ اور اسے اعمال میں مختار کیا گیا ہے چاہے اسے اختیار کرے اور چاہے اسے رد کرے اور اسی قدرت کا نام جنت کا گھر اور دوزخ کا گھر ہے۔ پس تم جنت کے گھر کو قبول کرو تا دوزخ کا گھر تمہارے لئے مٹا دیا جائے۔ پھر دوسروں کو جنت کے گھر میں داخل کرنے کی کوشش کرو۔ بخل مت کرو کیونکہ جنت بہت وسیع ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر دوسرے کو جنت میں سے حصہ دیا گیا تو تمہارے حصہ میں کمی آجائے گی۔ کیونکہ جنت ایسی ہے کہ اسے جتنا استعمال کیا جائے وہ پھیلتی ہے۔ جس طرح تم نے ربڑ کے متعلق دیکھا ہوگا کہ اسے جتنا کھینچا جائے اتنا ہی پھیلتا ہے' یہی حال جنت کا ہے۔ تم جتنوں کو اس میں داخل کرو گے اتنا ہی وہ تمہارے لئے وسیع ہوگی۔ پس تم اخلاص اور سوز کے ساتھ جاؤ اور تبلیغ کرو۔ خدا اور اس کے رسول کی منادی کرو' سوتوں کو جگاؤ اور غافلوں کو ہشیار کرو۔ اور انہیں بتا دو کہ خدا تعالیٰ کا نور ظاہر ہو چکا ہے جس کا دل چاہے وہ اسے سمجھ لے' دیکھ لے اور سن لے۔ ورنہ ممکن ہے وہ دن آتا ہو جب دل' آنکھ' کان سب پر مہر لگ جائے۔ کیونکہ ایک جو حق کو قبول نہیں کرتا وہ اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو خدا کے نور کو نہیں دیکھتا وہ اندھا کر دیا جاتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ تمہارے عزیز' رشتہ دار' دوست احباب ہم قوم اور ہم وطن گونگے' بہرے اور اندھے بنا دیئے جائیں جاؤ اور ان کو ہدایت دو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(الفضل ۵۔ جنوری ۱۹۳۳ء)

---

[1] بخاری کتاب الادب باب الرجل ینکث الشئ بیدہ فی الارض